تین دن سے زائد قطع تعلقی کرنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2551

تاریخ اجراء: 02 رمضان المبارک 1445ھ / 13 مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا اس طرح کی حدیث مبارکہ ہے کہ جو شخص تین دن سے زائد قطع تعلق کرے اور اس حالت میں مر جائے تو اس کا ٹھکانا جہنم میں ہو گا؟ اور کیا اس شخص کی بخشش ہو سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! یہ حدیث پاک ہے، چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے "عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث، فمن هجر فوق ثلاث فمات دخل النار»" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے، پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو جہنم میں گیا۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 4914، ج 4، ص 279، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

باقی رہا یہ کہ ایسے شخص کی بخشش ہو سکتی ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

اس بات پر اہلِ سنت کا اِجماع ہے کہ مومن کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں ہوتا، لہذا ایسا شخص سزا پا کر جنت میں ضرور جائے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک سزا معاف فرما دے اور ڈائریکٹ جنت میں داخل فرما دے۔

چنانچہ مذکورہ حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے "(دخل النار): قال التوربشتي: أي استوجب دخول النار، فالواقع في الإثم كالواقع في العقوبة إن شاء عذبه وإن شاء غفر له" ترجمہ: (جہنم میں گیا) تور بشتی نے فرمایا: یعنی جہنم میں داخل ہونے کا مستحق ہوا کہ گناہ میں پڑنے والا، گویا سزا میں پڑنے والا ہے، اللہ عزوجل چاہے تو اسے عذاب دے، چاہے تو اسے بخش دے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج 8، ص 3152، دار الفکر، بیروت)

مر آۃ المناجیح میں ہے: "یعنی ہجران کی سزا کا مستحق ہو گا، مسلمان بھائی سے عداوت دنیاوی آگ، حسد بغض کینہ یہ سب مختلف قسم کی آگ ہیں اور آخرت میں اس کی سزا وہ بھی آگ ہی ہے رب چاہے تو بخش دے چاہے تو سزا دے دے۔ (مرآۃ المناجیح، ج 6، ص 413، قادری پبلشرز، لاہور)

شرح عقائد نسفیہ میں ہے "اجماع الامۃ من عصر النبی علیہ السلام الی یومنا ھذا بالصلاۃ علی من مات من اھل القبلۃ من غیر توبۃ والدعاء والاستغفار لھم، مع العلم بارتکابھم الکبائر بعد الاتفاق علی ان ذالک لا یجوز لغیر المؤمن "ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اہلِ قبلہ میں سے جو شخص بغیر توبہ کے مر گیا تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کے لئے دعا و اِستغفار بھی کی جائے گی اگرچہ اس کا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہونا معلوم ہو حالانکہ اس بات پر پہلے ہی امت کا اتفاق ہے کہ مومن کے علاوہ کسی اور کے لئے نمازِ جنازہ اور دعاء و استغفار جائز نہیں۔ (شرح العقائد النسفیۃ، ص 255، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net